Digitized by Khilafat Library Rabwah

61

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۹ شوال ۱۳۹۲ھ ۲۶ نبوت ۱۳۵۱ھش ۲۶ نومبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۷۰

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۵ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ"

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں -

ربوہ - ۲۵ نبوت - کل ۲۴ نبوت کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی - خطبہ میں حضور نے بتایا کہ ملک کے دیگر مقامات کی طرح ربوہ میں بھی ان دنوں وبائی امراض انفلوئنزا اور ملیریا وغیرہ کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں - ایسے وقت میں تمام بنی نوع انسان کا عموماً اور احمدی احباب کا (جنہیں اللہ تعالیٰ نے نئی معرفت اور نور آسمانی سے نوازا ہے) خصوصاً یہ فرض ہے کہ وہ تمام ظاہری تدابیر اختیار کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں اور اسی سے مدد طلب کریں - حضور نے فرمایا اصل شافی تو خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے کیونکہ اذا مرضت فھو یشفین یعنی جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے لیکن بعض لوگ اس سلسلے میں بڑے غلط نظریات رکھتے ہیں - (باقی صفحہ ۶ پر)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۴ نبوت کے خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ دوسرے مقامات کی طرح ربوہ بھی آجکل وبائی امراض (انفلوئنزا ملیریا وغیرہ) کی زد میں ہے اور یہاں پر ڈاکٹروں کی شدید کمی محسوس ہو رہی ہے لہذا ہمیں فوری طور پر ایک دو ایسے احمدی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو ایک دو ماہ کی رخصت لیکر یہاں آجائیں اور مریضوں کا علاج کر کے عنداللہ ماجور ہوں -

احمدی ڈاکٹر صاحبان کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر حضور کی اس تحریک پر لبیک کہیں -

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے آدم ثانی ہیں انکی زندگی اسلام کی زندگی تھی

آپ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے اسلام کو دوبارہ قائم کر کے دکھلا دیا

"اُس زمانہ میں مسیلمہ نے اباحتی رنگ میں لوگوں کو جمع کر رکھا تھا - ایسے وقت میں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے - انسان خیال کر سکتا ہے کہ کس قدر مشکلات پیدا ہوئی ہوں گی - اگر وہ قوی دل نہ ہوتا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ اُس کے ایمان میں نہ ہوتا - تو بہت ہی مشکل پڑتی اور گھبرا جاتا لیکن صدیقؓ نبیؐ کا ہمسایہ تھا - آپؐ کے اخلاق کا اثر اس پر پڑا ہوا تھا اور دل نورِ یقین سے بھرا ہوا تھا - اس لئے وہ شجاعت اور استقلال دکھلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکی نظیر ملنی مشکل ہے - اُن کی زندگی اسلام کی زندگی تھی - یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر کسی لمبی بحث کی حاجت ہی نہیں - اُس زمانہ کے حالات پڑھ لو - اور پھر جو اسلام کی خدمت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی ہے، اس کا اندازہ کر لو - مَیں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے آدم ثانی ہیں - مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا - ابوبکر صدیقؓ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا - اپنی قوتِ ایمانی سے کُل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا - اسی طرح پر جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا کہ مَیں سچے خلیفہ پر امن کو قائم کرونگا - یہ پیشگوئی حضرت صدیقؓ کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان نے اور زمین نے عملی طور پر شہادت دیدی - پس یہ صدیق کی تعریف ہے کہ اُس میں صدق اس مرتبہ اور کمال کا ہونا چاہیئے - نظائر سے مسائل بہت جلد حل ہو جاتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۸۰ و ۳۸۱)

نہایت ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء میں صفحہ ۳ و ۴ پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ایک نہایت بیش قیمت ایمان افروز مضمون بعنوان "ذکرِ حبیبؑ" شائع ہوا ہے - حضرت سیدہ مدظلہا کے رقم فرمودہ اصل مسودہ کی نقل تیار کرتے وقت نقل نویس سے ایک فقرہ درست نقل نہیں ہو سکا اور اخبار میں غلط ہی شائع ہو گیا - شمارہ مذکور کے صفحہ ۳ پر کالم ۲ کے پیراگراف نمبر ۲ کے شروع میں درج ذیل فقرہ شائع ہوا ہے :-

"میری عمر کے ۱۱ سال اور ۲۴ روز کُل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں گزرے تھے"

اس کی تصحیح کے طور پر حضرت سیدہ مدظلہا نے ایک مختصر نوٹ ارسال فرمایا ہے جو ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

"حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے وقت میری عمر ۱۱ سال دو ماہ اور ۲۴ دن کی تھی - میری پیدائش ۲ مارچ ۱۸۹۷ء کی ہے اور بحساب قمری ۲۷ رمضان المبارک - ۲ مارچ اور ۲۷ رمضان کی رات کو مَیں پیدا ہوئی تھی حضرت ام المومنین علیہا السلام نے کئی بار مجھے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے رات بھر مَیں نے بہت دعائیں کی تھیں بوندیں پڑنے لگیں تو مَیں نے خیال کیا کہ لیلۃ القدر کی خاص قبولیتِ دُعا کا وقت ہے اور بہت دُعا کی"

والسلام (مبارکہ)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سید عبدالحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ماہ نبوت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کے ایمان پر مُہرِ ثبت کرنیوالا عملِ صالح

ہم قرآنِ مجید کی رو سے واضح کر چکے ہیں کہ حقیقی مومنوں کی ایک بیّن علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے اموال اور اپنی جانوں کو قربان کر کے دین کی سر بلندی کیلئے انتہائی کوشش بروئے کار لاتے ہیں کیونکہ ایمانِ حقیقی کے ساتھ جو دِل میں داخل ہو کر انسان کی کایا پلٹ دیتا ہے بُخل اور بُزدِلی کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ حقیقی ایمان کے نتیجہ میں محبتِ الٰہی کے زیرِ اثر مال کی محبت سرد پڑ جاتی ہے اور انسان کو اپنی جان بھی پیاری نہیں رہتی۔ اُسکے نزدیک عزیز ترین متاع کی حیثیت صرف اور صرف دین اور دین کے مفاد کو حاصل ہوتی ہے۔

اب چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی ایمان کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب ثریا پر چلا گیا تھا زمین پر دوبارہ واپس لائے اور اسے لوگوں کے دلوں میں داخل کر کے انہیں حقیقی مومن بنانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے جہاں اپنے متبعین پر حقیقی ایمان کی ماہیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر کو واضح فرمایا وہاں ساتھ ہی اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کو ذہن نشین کرا کے ان کے دلوں سے مال اور جان کی محبت کو محو کر دکھایا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے ایمان اور انفاق فی سبیل اللہ کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"صدقہ (مراد انفاق فی سبیل اللہ) بھی وہ بہتر ہے جو انسان (مرنے سے پہلے اپنی زندگی میں) اپنے ہاتھ سے دے جائے کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۵)

اسی طرح آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کو انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار قرار دیتے اور علی الخصوص اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی صفات صحابہؓ کے ارفع و اعلیٰ معیار اور مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"
(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰)

حقیقی ایمان اور انفاق فی سبیل اللہ کے باہمی تعلق پر روشنی ڈالنے کے علاوہ آپ نے اپنے متبعین پر واضح فرمایا کہ حقیقی مومنوں کی جو جماعت آپ کے ذریعہ قائم کی گئی ہے اُس میں حقیقی معنوں میں وہی داخل سمجھا جائے گا جو جذبۂ ایمانی کے تحت خدا اور اس کے دین کی خاطر اپنے عزیز مال کو خرچ کرے گا۔ اور اس طرح مال سے محبت نہ رکھنے کی بناء پر اپنے عمل سے اپنے حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خُدا سے بھی، صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی شخص تم میں سے خدا سے محبت کر کے اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔" (ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز۔ ستمبر ۱۹۰۳ء)

ایمان حقیقی اور انفاق فی سبیل اللہ کے باہمی تعلق نیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے کی بے انداز اہمیت اور بالخصوص جماعتِ احمدیہ کے افراد کے لئے دین کی سربلندی کی خاطر انفاق فی سبیل اللہ کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے کی ضرورت کو واضح کرنے کے علاوہ حضور علیہ السلام نے خدائی حکم کے ماتحت اپنے بیعت کنندگان کو اشاعتِ اسلام کی غرض سے بے دریغ اپنے اموال پیش کرنے کی نہایت پُر زور تلقین فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گزارا کے لئے تو پانچ سات روپے ماہوار کافی ہیں اور جائیداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے۔ اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ ...
... تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔
یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کیلئے دے گا مَیں اُسے چند گنا برکت دُونگا۔ دنیا میں بھی اُسے بہت کچھ ملیگا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، ۳۹۴)

خاص خدائی حکم کے ماتحت حضور علیہ السلام کی طرف سے کی جانے والی اس نصیحت اور تلقین کا کیا اثر ہوا؟ آپ پر ایمان لانے والے سعید الفطرت انسانوں نے جن کے دلوں میں آپؑ نے ایمان کو داخل کر دکھایا تھا انفاق فی سبیل اللہ کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ وُہ اپنے مالوں سے دستبردار ہو گئے اور انہیں خدا کے دین اور اسکی سربلندی کی خاطر خرچ کرنے کو انہوں نے سعادتِ عظمیٰ جانا۔ چنانچہ آپؑ نے انکی طرف سے جذبۂ ایمانی کے اس خوشکن مظاہرہ سے متاثر ہو کر تحدیثِ نعمت کے رنگ میں فرمایا:۔

"اس موقع پر ہماری جماعت نے دو قسم کی مروّت اور ہمت دکھائی ہے۔ ایک تو یہ گروہ ہے جنہوں نے سفر اختیار کیا ہے اور اپنے آپکو سفر کے خطرات میں ڈالا ہے اور اُن مصائب اور شدائد کے برداشت کرنے کو تیار ہو گئے ہیں جو اس راہ میں انہیں پیش آئیں گے۔ دوسرا گروہ وُہ ہے جنہوں نے میرے دینی اغراض و مقاصد میں ہمیشہ دل کھول کر چندے دیئے ہیں۔ مَیں کچھ ضرورت نہیں سمجھتا کہ تفصیل کروں کیونکہ ہر شخص کم و بیش اپنی استطاعت اور مقدرت کے موافق حصہ لیتا ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس اخلاص اور وفاداری سے ان چندوں میں شریک ہوتے ہیں۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت نے وہ صدق و وفا دکھایا ہے جو صحابہؓ ساعت العسرہ میں دکھاتے تھے۔ ... میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں جن کو تم میں سے شاید بہت ہی کم جانتے ہوں لیکن انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے ... سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوشِ محبت سے لبریز ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۶ تا ۲۳۹)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کو حقیقی ایمان سے مالا مال کر دکھایا جس کے زیرِ اثر وُہ دین کی اشاعت اور اس کی سربلندی کی خاطر اپنے اموال اور اپنی جانوں کی قربانیاں بے دریغ پیش کرتے چلے گئے۔ یہ حقیقی ایمان ہی ہمارا طرّۂ امتیاز ہے اور اس کے زیرِ اثر دین کی اشاعت اور اس کی سربلندی کی خاطر بے دریغ مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنا ہمارے ایمان پر مہرِ ثبت کرنے والا وہ عملِ صالح ہے جس سے ہم دنیا میں پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞

وفات یافتہ لوگوں کے ذکرِ خیر میں افراط اور غلو سے اجتناب ضروری ہے

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ انسان بالعموم فوت ہو جانے والے کے عیبوں اور خرابیوں کو بھول جاتے ہیں اور اگر کوئی باہمی ذاتی ناراضگی بھی ہو تو اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ عموماً لوگ کہتے ہیں اس کا معاملہ اب خدا سے ہے۔ ہم نے اسے معاف کیا۔ یہ نیک جذبہ عموماً انسانوں میں پایا جاتا ہے مومن اور کافر سبھی اس جذبہ سے کام لیتے ہیں سوائے چند مستثنیات کے جو بہت سنگدل ہوتے ہیں۔

ذکرِ خیر کرنے کا حکم حدیث نبوی میں

اسلام نے مرنے والوں کے عیبوں اور برائیوں کے ذکر سے منع فرمایا ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

کہ اپنے مردوں کا ذکرِ خیر جاری رکھو۔ ان کی خوبیوں کا تذکرہ کرو۔ اسلام کا یہ حکم بہت بڑی حکمتوں پر مبنی ہے اس سے خود ذکر کرنے والے کو بھی روحانی فائدہ پہنچتا ہے اور وسیع اسلامی معاشرہ کو بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔

فوت شدگان کے رشتہ داروں کے دلوں میں خوشی اور تسلی ہوتی ہے اور عام لوگوں میں نیکی کا چرچا ہوتا ہے زندہ لوگوں میں خوبیوں کے حصول کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں وفات یافتہ لوگوں کیلئے دعا

قرآن کریم نے مومنوں کو ایک نہایت لطیف دعا سکھائی ہے۔ جو یہ ہے

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

(سورۃ الحشر)

اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے ہیں مغفرت عطا فرما۔ نیز ہمارے دلوں میں مومنوں کے لئے کسی قسم کا کینہ اور بغض پیدا نہ ہونے دے۔ اے ہمارے رب تو بہت رأفت والا اور رحم والا ہے

اس دعا میں فوت شدہ مومنوں کے لئے مغفرت کی التجا کی گئی ہے اور جملہ مومنوں (زندہ ہوں یا فوت شدہ) کے بارے میں دلوں کو کینہ سے پاک رکھنے کے لئے دعا مانگی گئی ہے اس کا ایک صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ وفات یافتہ مومنوں کے بارے میں ہمیشہ اچھا ذکر ہونا چاہیئے۔

اسلام کی یہ تعلیم فطرت کے عین مطابق ہے اور سچے مسلمان بالعموم اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہ فوت شدہ بھائیوں اور بہنوں کی خوبیوں کا ہی تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

انسانوں کی غلو کرنے کی خامی

انسانی فطرت کی اس خوبی کے ساتھ ساتھ ایک خامی بھی توجہ کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ مرنے والوں کے بارے میں افراط اور غلو سے کام لیتے ہیں۔ یہ بات بھی بالعموم پائی جاتی ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں یہ تاکید فرمائی

لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ

کہ لوگو! میرے بارے میں اس طرح غلو نہ کرنا جس طرح کہ عیسائیوں نے عیسےٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا اور ان کو خدا کا بیٹا بنا دیا۔

اس حدیث نبوی سے ظاہر ہے کہ جہاں پر فوت شدہ افراد اور بزرگوں کا ذکرِ خیر کرنا ضروری ہے۔ وہاں پر ان کے بارے میں ہر قسم کے غلو اور افراط سے بھی بچنا چاہیئے

غلو کرنے کے نقصانات

یاد رہے کہ غلو کا طریق ایک تو جھوٹ پر مشتمل ہوتا ہے خواہ یہ جھوٹ اور غلط بیانی نادانستہ اور غیر شعوری طور پر ہی کیوں نہ ہو اس سے غلو کرنے والے کو روحانی نقصان پہنچتا ہے۔ اسی غلو سے بعض مرنے والوں کو لوگوں نے تقدس کے مینار پر چڑھا دکھایا ہے۔ بعض عام لوگ جن کی زندگی لوگوں میں معروف ہوتی ہے۔ بعد ان کے بارے میں بعض غالی اور خود غرض لوگ جھوٹے افسانے بناتے ہیں اور ان کے بارے میں بے جا افراط سے کام لیتے ہیں تو بعد کی نسلیں ان کی پوجا شروع کر دیتی ہیں لیکن ان کے ہمعصر حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ مشہور شاعر سالک مرحوم نے ایک دفعہ بطور لطیفہ بیان کیا کہ فلاں صاحب ہمارے سامنے ایسے ایسے افعال کرتے رہے ہیں اور اب یار لوگوں نے ان کی قبر کو اپنے غلو سے مرجع خلائق بنا دیا ہے کیا پہلے اولیاء اور بزرگوں کے بارے میں تو ایسا ہی نہیں کیا گیا تھا؟ یہ بات انہوں نے بطور مزاح کہی تھی مگر اس سے یہ ظاہر ہے کہ فوت شدہ افراد کے بارے میں غلو کرنے والے نہ صرف فوت شدگان پر ظلم کرتے ہیں اور نہ صرف اپنی جانوں پر اور آنے والی نسلوں پر ظلم کرتے ہیں بلکہ پہلے حقیقی بزرگوں کے بارے میں بھی بعض لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس فوت شدگان کے بارے میں غلو اور افراط سے کام لینا بہت مضر ہے۔

احتیاط کے لئے درخواست

ہماری جماعت میں بالعموم یہ طریق جاری ہے کہ فوت شدہ بھائیوں اور بہنوں کی بعض ایسی خوبیوں کا تذکرہ اخبار وغیرہ میں ہوتا ہے جس سے ان کے لئے تحریک دعا ہوتی ہے اور زندہ لوگوں کو ان اوصاف کے اپنانے کی ترغیب مقصود ہوتی ہے۔ لیکن محسوس کیا گیا ہے کہ بعض لوگ اس ذکرِ خیر میں بے جا غلو سے کام لیتے ہیں ان کے بیانات کو پڑھنے سے یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ مرحوم کی شخصیت جملہ اوصاف کی ایسی جامع تھی کہ اس کی نظیر نہیں ہے بعض بچے اپنے رشتہ داروں کے بارے میں ایسے انداز میں ذکرِ خیر کرتے ہیں جس میں سراسر غلو ہوتا ہے متعدد احباب اور بزرگوں نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمارے اخبارات و رسائل کو ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے اس لئے ان میں مرحومین کے بارے میں جو مضامین شائع ہوں۔ وہ بہت محتاط اور مستند ہونے چاہئیں جو ہر قسم کے افراط و تفریط سے محفوظ ہوں اور ضروری اور مفید عام امور کے تذکرہ پر مشتمل ہوں۔ ایسے واقعات کا ذکر ہو جو صحیح اور درست ہوں اور ان سے جماعتی فائدہ مقصود ہو۔ اخبار کے ایڈیٹران کا بھی فرض ہونا چاہیئے کہ وہ فوت شدگان کے حالات پر مشتمل مضامین کو ذرا زیادہ احتیاط سے دیکھا کریں کیونکہ بعض دفعہ لکھنے والا اپنی محبت یا تعلق کی وجہ سے وہ احتیاط نہیں کر سکتا جو ایسے موقعہ پر ضروری ہوتا ہے اور جس سے مضمون صحیح معنوں میں جماعتی نقطہ نظر سے مفید بن سکے۔

میرا خیال ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ کے ایسے مقالات کے مدنظر اس امر کا خیال رکھنا لازمی ہو گیا ہے۔ فوت شدگان کا ذکرِ خیر تو ضروری ہے مگر اس میں غلو اور افراط ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ ان مقالات کا جماعتی طور پر مفید ہونا لازمی ہے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين۔

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

روزنامہ الفضل ربوہ

کا خاص نمبر شائع ہو گا حسب معمول اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز

جماعت کے جملہ اہل قلم حضرات سے گزارش

ہے کہ اپنے قیمتی مضامین جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔ مشتہرین کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوائیں۔ تاخیر سے موصول ہونے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ نہ حاصل کر سکیں۔

مینیجر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے

ایڈریس بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی تقریب سعید اور پندرھویں سالانہ اجتماع کے دوسرے دن یعنی ۱۸ ار نبوت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد حضور کی خدمت اقدس میں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اشاعت قرآن کریم کیلئے دو لاکھ روپے کا چیک بطور عطیہ پیش کیا چیک کے پیش کرنے سے قبل حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو ایڈریس پڑھا اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے بے شمار جلوے خلافت احمدیہ کی برکات کے نتیجہ میں احمدیہ جماعت کے مردوں اور خواتین نے مشاہدہ کئے ہیں آج کا اجتماع بھی ایک رحمتوں کی ایک کڑی ہے حضور ایدکم اللہ تعالیٰ نے اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود ہمارے اجتماع میں تشریف لانا اور خطاب کرنا منظور فرمایا۔

آج ہمارے دل خوشی اور مسرت کے جذبات سے پُر ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ وہ چھوٹی سی تنظیم جس کی ابتداء صرف چودہ ممبرات سے ہوئی تھی آج ایک بین الاقوامی انجمن کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ ابتداء سے ہی اس یقین پر قائم تھے کہ قوم کی ترقی کے لئے عورتوں کا دیندار اور تربیت یافتہ ہونا بہت ضروری ہے جس کا اظہار حضورؓ نے اپنے کئی خطبات اور تقاریر میں فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں کی تربیت کی انتہائی اہمیت محسوس فرماتے ہوئے ۱۹۲۲ء میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرمائی اور ابتداء سے تا وصال اس تنظیم کو حضرت مصلح موعودؓ کی راہنمائی حاصل رہی۔

اس موقعہ پر ہم ان عظیم خواتین کو گو وہ آج ہم میں موجود نہیں خراج تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ جنہوں نے لجنہ اماء اللہ کے ابتدائی زمانہ میں اپنی جان، مال، وقت اور جذبات کی قربانیاں دے کر اس تنظیم کو پروان چڑھایا۔ اور اپنے اسوہ سے دوسروں کو قربانیوں کی تحریک کی ان میں سر فہرست نام حضرت سیدہ نصرت جہاں ام المومنینؓ کا ہے پھر حضرت سیدہ ام ناصرؓ۔ حضرت سیدہ امۃ الحیؓ حضرت سیدہ سارہ بیگمؓ۔ حضرت سیدہ ام طاہرؓ حضرت سیدہ ام داؤدؓ و دیگر کئی اور خواتین نے عورتوں کو منظم کرنے۔ مالی جہاد پر آمادہ کرنے دینی تعلیم حاصل کرنے۔ قرآن مجید کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے اور قومی کاموں کے لئے اپنے اوقات خرچ کرنے کے لئے جو سعی فرمائی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتیں۔

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام۔ انعام خلافت ہے۔ جس کی برکتوں سے لجنہ اماء اللہ نے وافر حصہ پایا آج جماعت احمدیہ میں جو اتحاد اور تعاون نظر آتا ہے۔ اور جس کی جھلک بھی کسی اور تنظیم میں نظر نہیں آتی یہ سب خلافت ہی کی برکت ہے۔ جس کی وجہ سے سب احمدی ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ اور سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ اپنی تمام قوتوں کو صرف کر کے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضل کے طالب ہو کر غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔

گذشتہ پچاس سال میں ممبرات لجنہ اماء اللہ کی ہر قربانی خواہ وہ جان کی تھی یا مال کی وقت کی تھی یا اولاد کی سب کا مقصد اور مدعا ایک ہی تھا کہ ساری دنیا اپنے نجات دہندہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے اور ساری دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

لجنات اماء اللہ پاکستان و بیرون کی طرف سے عاجزہ حضور ایدکم اللہ کی خدمت میں ایک لاکھ روپے کا چیک پیش کرتی ہے۔ نیز ایک لاکھ روپے لجنہ اماء اللہ انگلستان کی طرف سے جو وہ وہیں ادا کریں گی۔ حضور سے درخواست ہے کہ حضور قبول فرمائیں اور اس رقم کو اشاعت قرآن مجید یا کسی اور مد میں جہاں حضور کے نزدیک صرف کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہو خرچ کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔ نیز دعا بھی فرمائیں کہ

اللہ تعالیٰ حضور ایدکم اللہ کی قیادت میں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے ہمارا رب ہم سے راضی ہو اور ہماری اگلی نسل ہم سے بھی بہتر ہو۔

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کا سالانہ اجتماع

(محترم مہتمم صاحب مجالس بیرون مجلس مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ انگلستان کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲-۲۳ جولائی ۱۹۷۲ء کو لندن میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کی صدارت میں ساڑھے چار بجے شام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور عہد دہرانے کے بعد صدر اجلاس نے خدام سے خطاب فرماتے ہوئے سب خدام کو خوش آمدید کہا۔ انگلستان کے مختلف حصوں کے علاوہ اسال ماک ڈنمارک سے بھی نو خدام نے اپنے قائد مکرم عبدالہادی صاحب کی قیادت میں اجتماع میں بطور خاص شرکت کی۔ علاوہ ازیں گیمبیا جماعت کے صدر MR. SOHNA اور وہاں کے ایک اور احمدی دوست MR. TAWARA نے بھی شرکت کی۔ محترم امام صاحب نے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا بعدہ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے مقابلے ہوئے۔ دینی معلومات کا زبانی مقابلہ بہت دلچسپ اور مفید رہا۔ پروگرام کے مطابق خدام اور اطفال نے رات مشن ہاؤس میں بسر کی مسجد اور محمود ہال میں قیام و طعام کا انتظام تھا۔

۲۳ جولائی بروز اتوار علی الصبح خدام اور اطفال نے باجماعت نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد معتمد مجلس برطانیہ نے قرآن پاک کا درس دیا اس روز اجتماع کا پروگرام ایک مقام بنام ROEHAMPTON PAVILLION میں منعقد ہوا۔ پویلین کو بڑے سلیقہ سے سجایا گیا تھا۔ متعدد انصار حضرات نے بھی شرکت کی اور اس طرح خدام کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ میدان عمل میں خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ پیغام رسانی۔ رسہ کشی۔ میوزیکل چیئرز کا مقابلہ دلچسپی کا مرکز رہے۔ میدان عمل ہی میں ساتھ ساتھ تربیتی پروگرام بھی جاری رہا۔ مکرم محمد اقبال شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی دوپہر کو گیمبیا کے جناب سوہانا صاحب نے پون گھنٹہ تک ایک دلچسپ تقریر کی آخری اجلاس میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے تربیتی موضوع پر خدام سے خطاب کیا آخر میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن و نائب صدر مجلس انگلستان نے امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ اجتماع بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں بسنے والے خدام بھائیوں کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے انہیں دین و دنیا کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

تمام مجالس خدام الاحمدیہ بیرون پاکستان و ہند سے درخواست ہے کہ اپنی سرگرمیوں اور کوششوں سے مرکز کو مطلع کرتی رہیں مرکز سے رابطہ اور رابطہ میں تسلسل از حد ضروری ہے۔ اللہ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ہر آن حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

تمام خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۵۲-۱۳۵۱ کے لئے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان۔ "سیرت خیر الرسل از روئے قرآن و حدیث" مقرر کیا گیا ہے۔ شہری مجالس کے قائدین اس کی طرف فوری توجہ دیں اور اپنی مجالس میں سے کم از کم ایک خادم کا تقرر مقالہ نویسی کے لئے کر کے مرکز کو اطلاع بھجوائیں۔ مقالہ لکھنے کے لئے مرکزی شعبہ خدام کی ہر ممکن راہنمائی کرے گا۔ مقالہ ذاتی کوشش سے لکھا جائے۔ نقل نہ ہو۔ مقالہ کا حجم دس ہزار تا پندرہ ہزار الفاظ ہونا چاہئیں۔

مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ جون ۱۹۷۳ء رہے گی۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ
مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سورہ آل عمران ونساء کی طباعت کے لئے پیشگی قیمت بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں ادارۃ المصنفین ربوہ

فوجی بھرتی

۷ ؍ دسمبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات بوقت نو بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواران تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ساتھ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد ۵ فٹ ۱ انچ۔ چھاتی ۳۲"-۳۰"۔ وزن ۱۰۷ پونڈ

عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال۔ تعلیم پانچ جماعت

نوٹ: ان پڑھ جوانوں کی بھی بھرتی ہوگی۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

تمام قائدین اضلاع و قائدین مقامی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ نبوت و فتح (نومبر دسمبر ۱۹۷۲ء) کے مطالعہ کے لئے کتاب "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے۔ (یہ کتاب نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ ضلع جھنگ سے ۷۵ پیسے میں خریدی جا سکتی ہے۔ قائدین خصوصی توجہ فرمادیں کہ ان دو ماہ کے اندر مجلس کا ایک ایک خادم یہ کتاب زیر مطالعہ لائے۔ آخر میں قائدین خدام سے امتحان بھی لیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اطفال توجہ فرمائیں

احمدی بچوں کی دینی تربیت کے لئے مرکز کی طرف سے ہر سال امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں جس کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کی شکل میں چھپا ہوا موجود ہے امسال یہ امتحانات ان شاء اللہ مئی کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔

سب اطفال اس طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ دینی علم احمدی بچے کا زیور ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کے دادا جان محترم شیخ محمد حفیظ قریشی صاحب آف نابھہ حال مقیم لاہور ۱۳ نومبر بروز پیر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ نے ۷۰ سال عمر پائی۔ چار بھائی تھے۔ جن میں سے صرف آپ نے احمدیت قبول کی مرحوم جوانی ہی سے عبادت گزار اور دعا گو تھے۔ رات کا خاص حصہ ذکر الٰہی میں گزارتے تھے۔ اپنے بعد تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (مبشر احمد قریشی A-1126 حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

۲

۸ ؍ نومبر بروز بدھ بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری برکت علی صاحب بندلیشر باندھی ضلع نواب شاہ وفات پاگئی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ نے تین لڑکیاں اور تین لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ نہایت نیک۔ ملنسار۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد جمال انسپکٹر بیت المال)

MINI
V.W. SPECIALISTS
PHONE : 81442
54-B, GULBERG II
MOTORS
GULBERG

منافع

ہمیشہ زیادہ! سب سے زیادہ!

۶½ فیصد — عام سیونگ اکاؤنٹ پر

۸ فیصد — فکسڈ ڈیپازٹ پر

سب بینکوں سے زیادہ منافع

عام سیونگ اکاؤنٹ

بغیر چیک کے	۶½ فیصد
چیک کے ساتھ (جہاں جاری ہیں)	۶ فیصد
فکسڈ ڈیپازٹ (میعادی حساب)	۸ فیصد

تمام منافع انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے

اپنے قریبی نیشنل سیونگز آفس یا ڈاکخانہ سے رجوع کیجئے۔

ضرور بچت کیجئے اپنے وطن کے لئے

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ فاضلہ سے نظر تیز ہو جاتی اور انسان ترقی کرتے ہوئے کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے

بچوں اور نوجوانوں میں خصوصیت کے ساتھ اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں میں اخلاق کی طرف بہت ہی کم توجہ ہے بلکہ ابھی تک احمدیوں نے بھی اخلاق کی اہمیت کو نہیں سمجھا...... یہ اخلاق ہی ہیں جو انسان کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں کو محنت سے کام کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ خواہ کسی ملک میں چلے جائیں انہیں کامیابی ہی کامیابی حاصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ مگر جو سست ہوتے ہیں انہیں گھر بیٹھے بھی کوئی کام نظر نہیں آتا۔ میں نے دیکھا ہے بعض افسر سارا دن فارغ بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں ہمارے محکمہ میں کوئی کام ہی نہیں انہیں کبھی یہ سوچنے کی توفیق ہی نہیں ملتی کہ ہمارے سپرد جو کام ہوا ہے اس کی کیا کیا شاخیں ہیں۔ اور کس کس طرح وہ اپنے کام کو زیادہ وسیع طور پر پھیلا سکتے ہیں اور اس کے شاندار نتائج پیدا کر سکتے ہیں وہ صرف اتنا ہی کام جانتے ہیں کہ رجسٹروں اور کاغذات پر دستخط کئے اور فارغ ہو کر بیٹھ رہے لیکن اسی جگہ اور اسی دفتر میں جب کوئی کام کرنے والا افسر آتا ہے تو وہ اپنے کام کی نئی نئی شاخیں نکالتا چلا جاتا ہے اور اسے ہر وقت نظر آتا رہتا ہے کہ میرے سامنے یہ کام بھی ہے میرے سامنے وہ کام بھی ہے۔ یورپین قوموں کو دیکھ لو یہ جہاں جاتی ہیں انہیں کام نظر آ جاتا ہے ہندوستانی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے مگر یورپین لوگوں کو ہندوستان میں بھی دولت نظر آ رہی ہے۔ اور وہ اس دولت کو سمیٹتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح سیلونی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ مگر انگریزوں کو سیلون میں بھی دولت دکھائی دیتی ہے۔ افغانی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے مگر انگریزوں کو افغانستان میں بھی دولت دکھائی دیتی ہے۔ پھر عرب جیسے سنگلاخ خطہ اور افریقہ کے جنگلوں میں بھی انگریزوں کو دولت دکھائی دیتی ہے مصر جیسی وادی میں بھی انہیں دولت دکھائی دیتی ہے۔ تو یہ انگریزوں کی نظر کی تیزی کا ثبوت ہے کہ وہ جہاں جاتے ہیں انہیں دولت دکھائی دینے لگ جاتی ہے اور یہ نظر کی تیزی اخلاقِ فاضلہ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر کسی قوم میں اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں تو اس کے افراد کی نظر اسی طرح تیز ہو جاتی ہے غرض قربانی اور ایثار کا مادہ ایسی چیز ہے جو انسان کی ہمت کو بڑھاتا ہے۔ اور سچ بولنا ایک ایسا وصف ہے جو انسان کا اعتبار قائم کرتا ہے اور محنت کی عادت ایک ایسی چیز ہے جو کام کو وسعت دیتی ہے اور جب کسی شخص میں یہ اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں تو ایسا آدمی ہر جگہ مفید کام کر سکتا ہے۔ اور ہر شعبہ میں ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ پس میں کارکنوں کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ یہ امر طالب علموں کے ذہن نشین کرتے رہیں کہ انہیں ہمیشہ سچائی سے کام لینا چاہئیے۔ اور محنت کی عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیے۔ اور اس امر کو ان کے اتنا ذہن نشین کریں کہ یہ امر ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے کہ ان باتوں کو چھوڑنا ایسا ہی ہے جیسے طاعون میں گرفتار ہونا۔ آخر وجہ کیا ہے کہ ایک چور مل جاتا ہے تو وہ دوسرے کے دل میں چوری کی محبت پیدا کر دیتا ہے ایک جھوٹا اور کذاب انسان مل جاتا ہے تو وہ دوسرے کو جھوٹ اور کذب بیانی کی عادت ڈال دیتا ہے۔ ایک سست اور غافل انسان کسی دوسرے کے پاس رہتا ہے تو اسے بھی اپنی طرح سست اور غافل بنا دیتا ہے۔ اگر ان بدیوں کے مرتکب اثر پیدا کر لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ کارکنوں کے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جائے اور وہ اخلاق کی اہمیت کو سمجھ جائیں تو بچوں میں سچ بولنے کی عادت پیدا نہ کر سکیں ان میں محنت کی عادت پیدا نہ کر سکیں اور کیوں بچے اخلاق فاضلہ سے دوری کو ایک عذاب نہ سمجھنے لگیں۔ اگر متواتر طالب علموں کو بتایا جائے کہ جھوٹ بولنا ایک عذاب ہے۔ اور ایسا ہی ہے جیسا طاعون اور ہیضہ میں مبتلا ہو جانا۔ اگر متواتر طالب علموں کو بتایا جائے کہ سستی اور غفلت ایک عذاب ہے اور ایسا ہی ہے جیسے طاعون یا ہیضہ میں گرفتار ہو جانا یا بھڑکتی ہوئی آگ میں گر جانا۔ اسی طرح تمام اخلاق فاضلہ ان کے ذہن نشین کرائے جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان میں بیداری پیدا نہ ہو اور وہ صحیح اسلامی اخلاق کا نمونہ نہ بنیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۳۰۷، ۳۰۸)

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۱

مثلاً بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب شفا خدا ہی کے ہاتھ میں ہے تو پھر علاج کی کیا ضرورت ہے۔ بعض دوسرے لوگ علاج کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں گروہ غلطی پر ہیں۔ صراط مستقیم یہ ہے کہ ہم دوا اور تمام ظاہری تدابیر بھی اختیار کریں جو خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں مگر اصل بھروسہ خدا پر رکھیں اور اسی سے مدد طلب کرتے رہیں۔

حضور نے مقامی ڈاکٹروں اور اطباء کا ایک اجلاس بلانے کا بھی اعلان فرمایا اور علاج کے سلسلے میں مریضوں اور ڈاکٹروں کو بعض نہایت اہم اور ضروری ہدایات سے بھی نوازا۔ اور اہل ربوہ کو جسمانی ورزش اور صحت و صفائی کی طرف بھی توجہ دلائی۔

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ وحیدہ قریشی بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہے احباب جماعت سے اسکی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے

(حکیم محمود احمد دار الشفاء خانیوال)

مکرم ملک عبد المغنی صاحب کی وفات

میرے ماموں مکرم ملک عبد المغنی صاحب جو کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سیکرٹری مال تھے۔ مارچ ۱۹۷۲ء میں سرطان کی وجہ سے بیمار ہوئے اور اسی بیماری کی وجہ سے آخر ۳ر نومبر کو ۶۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ محمود آباد جہلم میں ۸ سال تک امیر جماعت رہے۔ بعد میں جماعت احمدیہ راولپنڈی میں نائب امیر اور سیکرٹری مال کے طور پر وفات تک کام کرتے رہے۔ آپ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چل کر خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ آمین۔

(ملک رفیق احمد مربی سلسلہ احمدیہ آف محمود آباد جہلم)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ۲۹/۱۰/۷۲ بروز اتوار بقضائے الٰہی طبعی بیماری کے بعد بعمر ۷۱ سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ بڑی ہمدرد اور دعا گو خاتون تھیں۔ ہر کہ و مہ اپنا یا بیگانہ ان کے اوصاف حمیدہ کا گرویدہ تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد گزار۔ احمدیت کی فدائی و مرکزی نمائندگان کی ضیافت بڑے اہتمام اور خندہ پیشانی سے کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اکثر زبان پر رہتا غریبوں کی حاجات کا خیال رکھتیں۔ سادگی اور صفائی پسند تھیں مرحومہ موصیہ تھیں۔ ۳۰/۱۰/۷۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سینکڑوں شامل درس قرآن مجید افراد نے محترم قاضی محمد نذیر صاحب کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ بعد تدفین محترم سید داؤد احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت سے والدہ کی مغفرت اور درجات میں بلندی کیلئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار احمد حسین باجوہ سپروائزر S.T.E لائل پور ریلوے